FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 31 مارچ 2015ء 10 جمادی الثانی 1436 ہجری 31 امان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 73

علم میرا ہتھیار ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

الْعِلْمُ سِلَاحِیْ

علم میرا ہتھیار ہے۔

(الشفاء- قاضی عیاض جلد اول ص 86)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عربی کے ام الالسنہ ہونے کی تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جس طرز سے ہم نے اس بحث کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں کچھ ضروری نہ تھا کہ ہم سنسکرت وغیرہ زبانوں کے املاء انشاء سے بخوبی واقف ہو جائیں۔ ہمیں صرف سنسکرت وغیرہ کے مفردات کی ضرورت تھی۔ سو ہم نے کافی ذخیرہ مفردات کا جمع کر لیا اور پنڈتوں اور یورپ کے زبانوں کے ماہروں کی ایک جماعت سے ان مفردات کے ان معنوں کی بھی جہاں تک ممکن تھا۔ تنقیح کر لی اور انگریز محققوں کی کتابوں کو بھی بخوبی غور سے سن لیا اور ان باتوں کو مباحثات میں ڈال کر بخوبی صاف کر لیا اور پھر سنسکرت وغیرہ زبانوں سے مکرر شہادت لے لی جس سے یقین ہو گیا کہ درحقیقت ویدک سنسکرت وغیرہ زبانیں ان خوبیوں سے عاری اور بے بہرہ ہیں جو عربی زبان میں ثابت ہوئیں۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 321)

کتاب منن الرحمٰن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

میں نے اسی غرض سے اس کتاب کو لکھا ہے کہ تا اول بعونہ تعالیٰ تمام زبانوں کا اشتراک ثابت کروں اور پھر بعد ازاں زبان عربی کے ام الالسنہ اور اصل الہامی ہونے کے دلائل سناؤں اور پھر عربی کی اس خصوصیت کے بناء پر کہ کامل اور خالص اور الہامی زبان صرف وہی ہے اس آخری نتیجہ کا قطعی اور یقینی ثبوت دوں کہ الٰہی کتابوں میں سے اعلیٰ اور ارفع اور اتم اور اکمل اور خاتم الکتب صرف قرآن کریم ہی ہے اور وہی ام الکتب ہے جیسا کہ عربی ام الالسنہ ہے اور اس سلسلہ تحقیقات میں ہمارے ذمہ تین مرحلوں کا طے کرنا ضروری ہوگا۔

پہلا مرحلہ: زبانوں کا اشتراک ثابت کرنا۔

دوسرا مرحلہ: عربی کا ام الالسنہ ہونا بپایہ ثبوت پہنچانا

تیسرا مرحلہ: عربی کا بوجہ کمالات فوق العادت کے الہامی ثابت کرنا۔

مگر چونکہ ہمارے مخالف خوب جانتے ہیں کہ اس تحقیقات سے اگر عربی کے حق میں ڈگری ہو گئی تو صرف یہی ماننا نہیں پڑے گا کہ قرآن منجانب اللہ ہے۔ بلکہ یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ کتاب جو اصل اور کامل اور الہامی زبان میں نازل ہوئی ہے وہ صرف قرآن ہی ہے اور دوسری سب زبانیں اس کی طفیلی ہیں اس لئے ضرور ہے کہ اس سچائی کے کھلنے سے ان تمام قوموں میں بہت ہی سیاپا ہو خاص کر قوم آریہ میں جن کے زعم باطل میں یہ ہے کہ انہیں کی زبان سنسکرت پرمیشر کی بولی ہے اور وہی نہایت کامل اور ام الالسنہ ہے۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 130)

ہم اس میدان میں فتح حاصل کر کے فارغ ہو چکے ہیں۔ جو ہماری کتاب منن الرحمٰن کے ذریعہ وقوع پذیر ہو چکی ہے۔ عنقریب یہ کتاب دیار و امصار میں اشاعت پذیر ہو جائے گی پس اس روز منکروں کے منہ سیاہ ہو جائیں گے۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 ص 251)

حضور انور کے خطبہ جمعہ کے وقت کی تبدیلی

لندن میں اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مؤرخہ 3/اپریل 2015ء سے پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 5 بجے نشر ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرما لیں اور اس روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوں۔

(ایڈیشنل نظارت اشاعت ایم ٹی اے)

مستقل پاک تبدیلی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو بیوت الذکر کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے۔ جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کیلئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچان کر آپ کے جھنڈے تلے آئے گی۔ توحید کا قیام ہوگا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔''

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

میری بے مائیگی

میری بے مائیگی اور بے چارگی کو مرے رب ترا آسرا چاہئے
دھبہ دھبہ ہے دامن دریدہ بھی ہے تیری ستاریوں کی ردا چاہئے

تیرے اور میرے پیمانے میں اے خدا فرق جو ہے وہ تو خوب ہے جانتا
اپنی مینا سے دو گھونٹ ہی کر عطا مجھ سے کم ظرف کو اور کیا چاہئے

تیری دنیا کے آگے مرے رب کبھی کاش پھیلے نہ میرا یہ دستِ تہی
جو جھکے تیرے آگے وہ سر چاہئے تجھ سے مانگے وہ دستِ دعا چاہئے

کرم خاکی سے بھی کم مری ذات ہے جانتی ہوں کہ کیا میری اوقات ہے
پھر بھی دل کو تیرے پیار کی ہے طلب اس کا اظہار پَر بر ملا چاہئے

سامنے ہیں نظر کے ہزاروں صنم اور تو آپ پردے میں روپوش ہے
اب یہ تو ہی بتا۔ ہم کریں بھی تو کیا۔ دل لگانے کو اک دلربا چاہئے

میرا اپنا ہو وہ یا کوئی غیر ہو، پیار مجھ سے کسی کو ہو یا بیر ہو
سب کی مولا مرے خیر ہی خیر ہو مجھ کو دنیا میں سب کا بھلا چاہئے

دوستو! تم مری سمت آتے ہوئے دوستی کے مراسم بڑھاتے ہوئے
سوچ لینا بہت خامیاں مجھ میں ہیں درگزر کے لئے دل بڑا چاہئے

عیب اوروں کے منظر پہ لاتے ہوئے دل پہ چرکے کسی کے لگاتے ہوئے
مغفرت پہ ذرا رب کی کر کے نظر اپنی جانب بھی تو دیکھنا چاہئے

اپنے اعمال کے لے کے کچے گھڑے واہمہ ہے کہ ہم پار اتر جائیں گے
سہل گرداب سے بچ نکلنا نہیں یاں کوئی باخدا۔ ناخدا چاہئے

اپنے بارے میں بس جانتی ہوں یہی کچھ قناعت بھی ہے کچھ قناعت نہیں
بے بہا مال دنیا کی چاہت نہیں تیرا لطف و کرم بے بہا چاہئے

میرے اعمال نامے کو لکھتے ہوئے اے فرشتو ذرا یہ بھی لکھ دیجیو
کردنی کی سزائیں بہت جھیل لیں اب تو ناکردنی کی جزاء چاہئے

قرب کا تیرے جو کہ وسیلہ بنے میری آنکھوں کو ایسی نمی بخش دے
میرے سینے کو سوزِ دروں چاہئے میرے ہونٹوں کو آہِ رسا چاہئے

عشق کی منزلیں ہیں بہت ہی کٹھن اس میں بے حد کڑے مرحلے آئیں گے
گر وفا کی ہے راہوں پہ رکھا قدم درد سہنے کا بھی حوصلہ چاہئے

جس کو تو مل گیا، اس کو جگ مل گیا' بات تو حق یہی ہے مرے مالکا
دل مرا ہے تجھی سے تجھے مانگتا، بس مجھے میرا پیارا خدا چاہئے

میری دنیا بھی تو میری عقبیٰ بھی تو میرا ماویٰ بھی تو میرا ملجا بھی تو
میرے درد و الم کا ہے چارہ بھی تو روح کو میری روحِ شفا چاہئے

صاحبزادی امۃ القدوس

لاہور کے ادبی میلہ 2015ء میں ربوہ کے طلباء وطالبات کی شرکت

(نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

جنوبی ایشیا میں ہر سال کئی ادبی میلے منعقد ہوتے ہیں جن میں عوام کی ایک کثیر تعداد شامل ہوتی ہے۔ اور مختلف النوع پروگراموں سے استفادہ کرتی ہے۔ ان میلوں میں ''جے پور'' ادبی میلہ اور کراچی و لاہور میں منعقد ہونے والا ادبی میلے خاص شہرت رکھتے ہیں جن میں نہ صرف اندرون ملک سے لوگ شامل ہوتے ہیں بلکہ شرکاء اور مصنفین کی ایک کثیر تعداد بیرون ملک سے بھی ان پروگراموں میں شامل ہوتی ہے۔ امسال یہ میلے کولکتہ اور کراچی میں منعقد ہو چکے تھے، جبکہ لاہور ادبی میلے کا انعقاد 20 تا 22 فروری لاہور الحمرا آرٹ سینٹر میں ہوا۔ مصنفوں، افسانہ نگاروں، ادیبوں، موسیقاروں اور اداکاروں کی شمولیت سے بھرپور یہ چوتھا ادبی میلہ تھا جو لاہور میں انعقاد پذیر ہوا۔ لاہور کا میلہ اس خطے کا تیسرا بڑا ادبی میلہ تھا جس میں 75 ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ بھارت کے شہر ''جے پور'' میں چند دن قبل ہی جنوبی ایشیا کا سب سے بڑا ادبی میلہ منعقد ہوا جس میں اڑھائی لاکھ لوگوں نے شرکت کی تھی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے ادارہ جات کے طلباء وطالبات کو مؤرخہ 20 تا 21 فروری 2015ء لاہور کے سالانہ ادبی میلہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اس ادبی میلہ میں ''نصرت جہاں گرلز کالج'' کی 7 طالبات اور دو ٹیچرز شامل ہوئیں جبکہ ''نصرت جہاں بوائز کالج'' اور ''ناصر ہائر سیکنڈری سکول'' کی طرف سے تین تین طلباء اور ایک استاد شامل ہوئے جبکہ نظارت تعلیم کی طرف سے بھی ایک نمائندہ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔

یہ ادبی میلہ ''الحمرا آرٹس کونسل'' میں منعقد ہوا جس میں بیک وقت پانچ مختلف ہالز میں سیشنز منعقد ہو رہے تھے جن میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد شامل ہوتی رہی اور اکثر اوقات ہالز میں تل دھرنے کو جگہ تک نہیں تھی۔

نظارت کی طرف سے دو گروپس اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ طالبات نے پہلے دن کے پروگرامز میں شمولیت اختیار کی جبکہ طلباء نے دوسرے دن کے پروگراموں میں بھی شمولیت اختیار کی۔ پہلا سیشن بھارت کی سرکردہ تاریخ دان ''رومیلا تھاپر'' (Romila Thapar) کے نام رہا جس میں انہوں نے افتتاحیہ پیش کیا اور باقاعدہ اس ادبی میلہ کا آغاز کیا۔ بارش میں بھی حاضرین کی اتنی تعداد افتتاحی خطاب کے لئے الحمرا کے وسیع و عریض ہال میں موجود تھی کہ نشست کا حصول مشکل ہو رہا تھا۔ انہوں نے تحقیق اور ثبوت کے بغیر لکھی ہوئی تاریخ کے تناظر میں پیدا ہونے والے سیاسی اور سماجی مسائل کا ذکر کیا۔ اس میلے میں کل 75 نشستیں منعقد ہوئیں جس میں مختلف سیاسی، سماجی، معاشرتی اور مذہبی مسائل کے ساتھ ساتھ ادب پر بھی خوب بحثیں ہوئیں۔

دنیا بھر کے درجن سے زیادہ ملکوں سے تعلق رکھنے والے مصنفین اس میلے میں شامل ہوئے جن میں بھارت کے مصنفوں کی بڑی تعداد شامل تھی۔ اس کے علاوہ بنگلہ دیش، امریکہ، ناروے اور برطانیہ سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے، جنہوں نے مختلف سیشنز میں اظہار خیال کیا۔ افسانہ نگار بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے جنہوں نے اردو افسانہ کے بارے میں خیال آرائی کی اور سامعین کے سوالات کے جوابات دئے۔ مشہور اردو کالم نگار بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے جنہوں نے ''آج کے کالمز'' کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ اس سیشن میں جناب یاسر پیرزادہ، وجاہت مسعود، کشور ناہید اور عارف نظامی صاحب شامل ہوئے۔ کالم نگار حضرات نے یہ نکتہ اٹھایا کہ اردو اخبارات میں ہم کھل کر احمدیوں سے اظہار ہمدردی بھی نہیں کر سکتے کیونکہ انتہا پسندوں کا خوف معاشرے میں اتنا زیادہ سرایت کر گیا ہے کہ اخبارات کے مالکان لفظ ''احمدی'' تک چھاپتے ہوئے کئی دفعہ سوچتے ہیں۔ ان کالم نگاروں نے یہ نکتہ بھی اٹھایا کہ اگر لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان کئے جانے والے احمدیوں کے حق میں ہم آواز اٹھاتے تو شاید سانحہ پشاور جیسے اندوہناک واقعات سے ہم بچ سکتے تھے۔

طلبہ وطالبات کے لئے یہ پروگرام انتہائی مفید اور معلوماتی ثابت ہوا، جس میں طلبہ نے انتہائی دلچسپی اور شوق کے ساتھ ان پروگراموں میں شمولیت اختیار کی۔ طلبہ نے مختلف ادیبوں اور صحافی حضرات سے مل کر تبادلہ خیال کیا اور مختلف سوالات بھی پوچھے۔ اس پروگرام سے جہاں طلبہ نے بہت استفادہ کیا وہیں بفضل اللہ تعالیٰ ربوہ کا تعارف بھی نہایت اچھے رنگ میں مختلف طبقہ ہائے زندگی تک پہنچا۔

عطیہ برائے گندم

❁ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف خان صاحب

بیتِ نصرت جہاں کوپن ہیگن ۔ ڈنمارک

تعمیراور افتتاح کی دلچسپ اور ایمان افروز داستان

میں جب اکتوبر 1964ء کو جدہ، سعودی عرب سے کوپن ہیگن اپنی تعلیم کے سلسلہ میں آیا تو خدائی تصرف کے تحت اگلے روز ہی محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم سے ملاقات ہوگئی۔ جو میرے لئے پردیس میں ایک نعمتِ عظمیٰ تھی۔ محترم میر صاحب ان دنوں Rodovre میں ایک سِنگل روم کے فلیٹ میں مقیم تھے۔ یہی رہائش گاہ تھی اور یہی مشن ہاؤس تھا۔ یہیں جمعہ کی نماز ہوتی تھی جس میں مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب، کمال احمد کروگ صاحب(Kamal A Kroge)، مکتبی صاحب، حسین زین صاحب، خاکسار اور سسٹر ماریانا مُلر (Mariana Moller) شامل ہوتے تھے۔ کمرے کے ایک حصہ کو الگ کرکے اس میں کھانے پکانے کا انتظام تھا اور محترم میر صاحب خود کھانا پکا کر جمعہ میں شامل ہونے والوں کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ کے حالات کے مطابق نہ تو کوپن ہیگن میں مشن ہاؤس کے لئے کوئی معقول جگہ ملتی تھی۔ اور نہ جماعت کی مالی حالت ایسی تھی کہ کوئی بڑی جگہ مشن کے لئے کرائے پر لی جائے۔

1964ء کے وسط میں ایک روز میر صاحب فرمانے لگے چلیں خان صاحب آپ کو وہ زمین دکھائیں جو جماعت نے بیت الذکر کی تعمیر کے لئے خریدی ہے۔ چنانچہ محترم میر صاحب اور خاکسار Rodovre سے پیدل ہی نکل پڑے۔ بڑی جھیل کے ساتھ ساتھ ہوتے ہوئے Hvidovre کے علاقہ میں آگئے۔ ان دنوں ابھی موٹروے بھی نہیں بنی تھی۔ جو سڑک بیت الذکر کی زمین کی طرف جاتی تھی وہ چھوٹی سی سڑک تھی۔ ہم دونوں وہاں پہنچے۔ یہ جگہ رہائشی علاقہ میں ایک کونے کا پلاٹ تھا جس میں ایک ہٹ(Hutt) بنی ہوئی تھی۔

راستہ میں ایک چھوٹی سی بیکری کی دکان سے محترم میر صاحب نے چار عدد Studenta Brod لئے جو تین کرونر کے ملے اور ہم دونوں نے راستہ میں کھالئے۔ میں نے ایسی چیز نہ تو پہلے سنی تھی اور نہ ہی کبھی کھائی تھی۔ معلوم ہوا کہ بیکری میں جب کیک پیسٹری وغیرہ بنتی ہے تو جو چُورہ رہ جاتا ہے اسے بیکری والے پریس کر کے برفی کی طرح ٹکڑیوں میں کاٹ دیتے ہیں جو سستے دام اکثر طالبعلم لے لیتے ہیں اور یہی اس نام کی وجہ تسمیہ ہے۔ محترم میر صاحب نے نہ معلوم کتنی بار صرف Studenta Brod کھا کر گزارہ کیا ہوگا لیکن انہوں نے کبھی بھی کسی قسم کی کمی کا احساس تک ہونے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے آپ کو جنت الفردوس میں آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعود کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

میں 2 جنوری 1965ء کو اپنے کورس کے سلسلہ میں چار ماہ کے لئے Odense چلا گیا اور پھر وہاں سے عیدالفطر کی نماز پڑھنے کوپن ہیگن آیا۔ یہ عید میر صاحب نے ایک ہال میں پڑھائی۔ کھانا محترم میر صاحب اور میں نے ایک مصری دوست شرنوبی کے کچن میں بنایا تھا وہ مہمانوں کو پیش کیا گیا۔ محترم میر صاحب غالبًا اپریل 1965ء کے اوائل میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کے ساتھ مغربی افریقہ کے دورے پر چلے گئے۔ ان کی غیر موجودگی میں مکرم سید کمال یوسف صاحب حج بیت اللہ کرتے ہوئے اپریل 1965ء کے آخر میں کوپن ہیگن دوبارہ تشریف لے آئے اور میں بھی 29/اپریل 1965ء کو واپس کوپن ہیگن آ گیا۔

مئی 1965ء کے آخر میں محترم میر صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کوپن ہیگن دوبارہ تشریف لے آئے۔ اس دوران ایک مختصر سی ٹی پارٹی کا انتظام Arentoff کے وِلا میں کیا گیا۔ چند اور مہمان بھی مدعو تھے۔ اس موقعہ پر عبدالواحد اولسن صاحب (ڈینش احمدی) بھی تشریف لائے تھے۔ اسی دوران محترم میر مسعود احمد صاحب مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو بیت الذکر کے لئے خریدا ہوا قطعہ زمین دکھانے کے لئے لے گئے۔ صاحبزادہ صاحب کے علاوہ برادر مکرم سید کمال یوسف صاحب، مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب، بشیر احمد ابن میڈسن صاحب اور خاکسار موجود تھے۔ ان دنوں صاحبزادہ صاحب کا قیام تو SAS ہوٹل میں تھا۔ محترم سید میر مسعود احمد صاحب مسٹر آرنٹوف کے مہمان تھے اور مکرم کمال یوسف صاحب کوپن ہیگن ریلوے سٹیشن کے قریب ایک Pensionate میں فروکش تھے اور خاکسار ایک فلیٹ میں مقیم تھا۔

بیت الذکر کی لوکیشن دیکھنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے بیت الذکر کی تعمیر کے بارہ میں کام شروع کرنے کی ہدایت دی اور پاکستان واپس تشریف لے گئے۔ محترم میر صاحب بھی پاکستان روانہ ہوگئے۔ محترم کمال یوسف صاحب تقریباً ایک ماہ اس پینشونیٹ میں مقیم رہے مگر اس کے بعد Helerup میں جدھر میں بھی رہتا تھا ایک کمرہ بمعہ غسل خانہ اور ایک چھوٹا کچن انہیں کرایہ پر مل گیا۔ یکم جولائی 1965ء کو مکرمی کمال یوسف صاحب اس فلیٹ میں رہائش پذیر ہوئے اور پھر اپریل 1967ء کو بیت الذکر نصرت جہاں سے ملحق رہائشی مکان میں منتقل ہوگئے۔ بیت الذکر کی تعمیر کا کام آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع ہوا۔ نقشہ جات تیار ہو چکے تھے اور کام شروع کرنے کی تجاویز پر غور ہو رہا تھا۔ تعمیر کمیٹی میں خاکسار کے علاوہ برادرم مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب، مکرم سید کمال یوسف صاحب مربی انچارج اور برادرم مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شامل تھے۔

ہم اس سلسلہ میں ابھی غور ہی کر رہے تھے کہ ان دنوں ایک ڈینش مسلمان آرکیٹیکٹ مسٹر Mr. John Zachriasen جو سعودی عرب میں بھی کام کر چکے تھے اور ان کی اہلیہ مسز آمال زکریاسن بھی جو مصری نژاد تھیں (مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی ہمشیرہ) ڈنمارک تشریف لائے۔ برادرم مکرم میڈسن صاحب کو جب ان کے بارہ میں علم ہوا تو انہوں نے انہیں مشن ہاؤس مدعو کیا۔ مکرم کمال یوسف صاحب نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ ہم کوپن ہیگن میں ایک بیت الذکر تعمیر کرنے والے ہیں اور انہیں بیت الذکر کی ڈرائنگ جو کہ بالکل سادہ تھی دکھائی اور ساتھ ہی کہا کہ اگر آپ کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ انہوں نے دو تین دن کی مہلت چاہی اور پھر بیت الذکر کی ایک بالکل نئی ڈرائنگ بنا کر لے آئے انہوں نے کہا کہ ان کی ہمیشہ سے یہ تمنا تھی کہ ڈنمارک کی پہلی بیت الذکر کی ڈیزائننگ وہ کریں گے۔ انہوں نے اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ بیت الذکر کی تعمیر کا کام بھی وہ اپنے ذمہ لے لیں گے اور اس کی کوئی فیس نہیں لیں گے۔ ان کا بنایا ہوا ڈیزائن واقعی خوبصورت تھا لیکن مشکل یہ تھی کہ جس آرکیٹیکٹ نے پہلا ڈیزائن بنایا ہوا تھا اُسے کیسے فارغ کیا جائے۔ کیونکہ اس کی جو فیس بنتی تھی اس کی ادائیگی لازمی تھی۔ اس کے علاوہ کمیون میں نئے ڈیزائن کو جمع کروا کے اس کی منظوری دوبارہ حاصل کرنا ایک دوسرا مسئلہ تھا۔

Mr. Zachriasen نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا۔ چنانچہ انہوں نے تعمیر بیت الذکر کا کام پونے 5 لاکھ ڈینش کرونر میں مکمل کرنے کا کنٹریکٹ کرلیا۔ جو ڈیزائن انہوں نے دیا تھا وہ مرکز کو بھی بہت پسند آیا اور حضورِانور کی طرف سے اس ڈیزائن کے مطابق بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع کرنے کی ہدایات موصول ہوئیں۔

محترم کمال یوسف صاحب نے مرکز کو لکھا کہ ہم بیت الذکر کی تعمیر کا کام انشاء اللہ شروع کرنے والے ہیں۔ مرکز سے منظوری آجانے پر بیت الذکر کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تاریخ 6 مئی 1966ء بروز جمعۃ المبارک مقرر ہوئی۔

(''نوٹ از محترم سید کمال یوسف صاحب''

بیت نصرت جہاں کے سنگِ بنیاد کی تقریب کے لئے جو تاریخ مقرر کردی گئی تھی اور مرکز میں اس کا باقاعدہ اعلان کردیا گیا تھا۔ اس مقررہ تاریخ سے صرف ایک ہفتہ عشرہ پہلے محلّہ کی ٹاؤن کمیٹی نے ڈنمارک کے ہاؤسنگ منسٹر کے خلاف مقدمہ دائر کردیا کہ وزیر موصوف نے ہمارے رہائشی علاقہ میں، جہاں پبلک عمارت بنانے کی اجازت نہیں ہے، ہماری اجازت حاصل کئے بغیر جماعت کو بیت الذکر کی تعمیر کی اجازت کیسے دے دی، جو کہ ہمارے مقامی دستور کے بالکل خلاف ہے اور وزیر موصوف کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ وزیر موصوف نے فوری طور پر اپنے فیصلہ کو واپس لے لیا اور حکماً تعمیر رکوادی۔

جماعت نے وزیر موصوف کے امتناعی حکم کے خلاف اپیل کی۔ اپیل کے متعلق کہا گیا کہ اس قسم کی اپیل کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے تین سال کا عرصہ لگ سکتا ہے۔ اس پر جماعت نے Stay Order حاصل کرلیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ آخری فیصلہ ہونے تک آپ اپنے رِسک پر تعمیر کر سکتے ہیں لیکن اگر خدانخواستہ فیصلہ میں آپ کی اپیل رد کردی گئی تو پھر تعمیر شدہ عمارت کو گرا کر اس کا ملبہ اٹھانے کی ذمہ داری جماعت کی ہوگی۔

بہر حال یہ رِسک لیتے ہوئے بیتِ نصرت جہاں کی تعمیر ہوئی اور خدا کے فضل سے افتتاح بھی ہوگیا اور پھر اجازت کے لئے مسلسل کوشش ہوتی رہی۔ اس دوران اچانک محلّہ کی ٹاؤن کمیٹی کے جنرل سیکرٹری نے خود ہی خاکسار کمال یوسف سے رابطہ کیا اور بتایا کہ انہوں نے ہم سے پہلے ایک چرچ کی تعمیر کو بھی رکوا دیا تھا کیونکہ رہائشی علاقہ میں پبلک تعمیر سے مکینوں کے آرام وسکون میں خلل اندازی ہوتی ہے۔ مگر آپ کی بیت الذکر کی تعمیر اور تعمیر کے بعد بیت الذکر کی آبادی کے نتیجہ میں ماحول کے سکون میں کوئی خلل نہیں آیا۔ **آپ بہت ہی بااخلاق اور پڑوسیوں کے آرام وسکون کا خیال رکھنے والے لوگ ہیں اس لئے اب تجربہ کے بعد آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کے خلاف مقدمہ کو واپس لینا چاہتے ہیں** مگر مقدمہ واپس لینے میں ایک ذرا سی الجھن ہے کہ ہم نے مقدمہ دائر کرتے وقت کچھ خرچ بھی کیا ہے، اگر رقم ہمیں واپس مل جائے تو یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ انہیں وہ معمولی سی رقم ملنے پر اجازت کا معاملہ بحال ہوگیا۔)

سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ سے تشریف لائے۔ اس تقریب کے لئے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا۔ اس تقریب کے لئے کئی ممالک کے سفیروں، کونسلروں، Hvidovre کمیون کے عہدہ داروں اور دیگر مسلمانوں کو دعوتی کارڈ بھیجے گئے۔ حاضری تقریباً ڈیڑھ سو کے لگ بھگ ہوگئی۔ جمعرات 5 مئی 1966ء کو ہی بیت الذکر کی جگہ پر ایک خیمہ نصب کر دیا گیا۔ برادرم مکرم سید کمال یوسف صاحب نے جمعۃ المبارک 6 مئی کو صبح 5 بجے وہاں پہنچ کر نماز کے لئے نداء دی اور اس خیمہ میں نوافل ادا کئے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے محترم کمال یوسف صاحب اکیلے ہی وہاں صبح پانچ بجے پہنچے تھے۔ خاکسار اس رات سسٹر ماریانہ ملر اور مسز مبارکہ میڈسن صاحبہ کے ساتھ سنگِ بنیاد کی تقریب پر مدعو مہمانوں کی ضیافت کے لئے مختلف قسم کے سینڈوچز تیار کرنے میں مصروف تھا۔ یہ کام ہم نے سسٹر ماریانہ ملر کے

فلیٹ واقع Vesterbrogade میں سرانجام دیا۔

کاروائی کا آغاز 11 بجے قبل دوپہر قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا، تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ایڈریس پڑھا۔ ایڈریس پڑھنے کے بعد بیت الذکر کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب ہوئی۔ سنگِ بنیاد کے لئے قادیان کی بیت المبارک سے منگوائی ہوئی ایک اینٹ دعا کے بعد حضرت مصلح موعود نے اپنی زندگی ہی میں بھجوادی تھی، جو مشن ہاؤس میں موجود تھی۔ اس اینٹ کو میرے پاس موجود ایک احرام کی چادر میں، جسے میں نے 1963ء اور 1964ء کے حج بیت اللہ کے موقع پر باندھا تھا اور آبِ زم زم سے دھو کر لایا تھا، رکھا گیا۔ اس چادر کے چار کونے مربی انچارج مکرم سید کمال یوسف صاحب، مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب (ڈینیش)، مکرم نور احمد بولستاد صاحب (نارویجین) اور مسٹر زکریا سن آرکیٹیکٹ نے پکڑے اور جہاں یہ اینٹ نصب کرنی تھی وہاں تک لے کر آئے۔ چادر میں سے اینٹ اٹھا کر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اس جگہ پر نصب کردی جو اس کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ بعد ازاں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازِ جمعہ پڑھائی۔ اس تقریب کے بعد ہم نے مہمانوں کی تواضع ان سینڈوچز سے کی جو ہم نے رات بھر بیٹھ کر بنائے تھے۔ بیت نصرت جہاں کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا تھا۔ برادرم مکرم کمال یوسف صاحب اس نگرانی کے لئے ہیلے رُپ (Hellerup) سے وِیڈورے (Hvidovere) آیا کرتے تھے۔ ایک کمپنی میں ملازمت مل چکی تھی۔ ہفتہ اور اتوار کے دن میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتا۔

بیت کی تعمیر کا کام جاری رہا۔ اپریل 1967ء تک بیت الذکر کے ساتھ مشن ہاؤس کی عمارت گو مکمل ہوگئی لیکن فرش وغیرہ کی پالش، مکان میں رنگ و روغن اور دیگر لوازمات کی فٹنگ کا سارا کام باقی تھا۔ یعنی اب تک صرف عمارت کھڑی ہوئی تھی کہ مسٹر زکریا سن نے فنڈز کی کمی کا ذکر کیا کہ انہیں اپنے اندازہ میں غلطی لگی ہے اور کنٹریکٹ کے مطابق مقررہ رقم میں بیت الذکر کی تعمیر کا کام مکمل نہیں کرسکتے۔ ہمارا وکیل مصر تھا کہ کنٹریکٹ کے مطابق مسٹر زکریا سن مقررہ رقم میں کام مکمل کرنے پابند ہیں۔ مسٹر زکریا سن نے مختلف ذرائع سے قرض لینے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ میرا ذاتی خیال تھا کہ چونکہ زکریا سن صاحب ڈنمارک سے باہر کام کرتے آئے تھے اور کوپن ہیگن آئے ابھی انہیں تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا اور اپنی فرم نئی نئی شروع کی تھی اور پھر انہیں تعمیراتی تجربہ بھی نہ تھا۔ کچھ قیمتوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ ان سب وجوہات کی بنا پر ان کے تخمینہ میں غلطی ہوگئی تھی اور وہ کنٹریکٹ کے مطابق بیت الذکر کی تعمیر مکمل کرنے سے قاصر تھے۔ ہمارے لئے یہ مشکل تھی کہ مزید فنڈز کے لئے مرکز سے منظوری لینی اور پھر فنڈز کا مہیا کرنا دشوار تھا۔

ہمارے وکیل کا مشورہ بہر حال یہی تھا کہ زکریا سن اگر اپنے کنٹریکٹ کے مطابق کام مکمل نہیں کرتے تو اُنکی فرم Zeck Consult کو بینک کرپٹ قرار دلوا دیا جائے۔ یہ ان کے لئے خاصی مشکلات کا دروازہ کھولنے کے مترادف تھا۔ میں نے بہر حال اسی بات پر زور دیا کہ ایسے حالات میں ہمیں ان سے ہمدردی کرنا چاہئے۔ اس کو انہوں نے بہت سراہا اور بعد میں بھی جب کبھی ملے تو انہوں نے اس کا ظہار کیا۔ مرکز نے بھی مزید فنڈز کی منظوری دیدی۔

برادرم مکرم کمال یوسف صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ حضور بنفسِ نفیس تشریف لا کر بیت الذکر کا افتتاح فرمادیں۔ یہ عرضداشت منظور ہوگئی اور حضور نے جولائی 1967ء میں کوپن ہیگن آنے کا فیصلہ فرمایا۔ جیسا کہ میں اوپر ذکر کرچکا ہوں کہ بیت الذکر کے کام میں مشکلات تھیں اور وقت بہت تھوڑا تھا اس لئے ہم لوگ میدانِ عمل میں کود پڑے تاکہ جس طرح بھی بن پڑے کام کو اس حد تک مکمل کرلیں کہ حضور بیت الذکر کا افتتاح فرما سکیں۔ چنانچہ خاکسار نے سب سے پہلے رہائشی مکان کی پینٹنگ کا کام شروع کردیا۔

ان دنوں ہم لوگ بچوں کیلئے ایک سکول مالمو، سویڈن میں چلاتے تھے اور مکرم کمال یوسف صاحب ہر ہفتہ کی صبح کو کلاس لینے مالمو تشریف لے جاتے تھے۔ سفر ان دنوں بڑے جہاز سے کرتے تھے اس لئے کم از کم تین گھنٹے سے زائد وقت سفر میں گزرتا۔ اس طرح ہفتہ کا دن ان کا مالمو آنے جانے اور وہاں مقیم چند یوگوسلاو بچوں کو ابتدائی دین کی باتیں بتانے میں گزرتا۔ مجھے ہفتہ کے دن چھٹی ہوتی تھی۔ میں نے سب سے پہلے رہائشی مکان کے اندر پینٹنگ کا کام کیا۔ اتوار کے دن برادرم محترم کمال یوسف صاحب بھی شامل ہو جاتے تھے۔ باقی دنوں میں کام سے آنے کے بعد شام کو جو بھی کام ہوسکتا ہم دونوں کرتے تھے۔ ذمہ داری بہت بڑی تھی اور تن تنہا لگے ہوئے تھے اس دھن میں کہ 21 جولائی سے پہلے پہلے اس قابل ہو جائیں کہ حضور بیت الذکر کا افتتاح فرما سکیں۔ پینٹنگ کرتے ہوئے میں بلند آواز سے قرآنی دعاؤں کا وِرد کرتا رہتا تھا۔ رہائشی مکان کے بعد تہہ خانہ میں جو کمرے اور مین ہال تھا اس کو پینٹ کیا۔ غسل خانوں میں آئینے وغیرہ نصب کرنے کا کام نیز دوسرے بہت سے چھوٹے چھوٹے کام۔ کام کرنے والا تو کوئی نہیں تھا سوائے برادرم محترم کمال یوسف صاحب کے اور خاکسار کے۔ یہ سب کام ہوا۔ اب جب میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو یہی لگتا ہے کہ "بات تھی کچھ محال بھی" لیکن ساتھ ہی یہ آواز بھی آتی ہے کہ یہ سب نصرت دعاؤں کی قبولیت کا ہی نتیجہ تھی۔ سچ ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ آخری ایام میں برادرم عبدالسلام میڈسن صاحب بمعہ فیملی کوپن ہیگن تشریف لے آئے تھے۔ جب رہائشی مکان کے لکڑی کے فرش کو پالش کرنے کا مرحلہ آیا تو میرے ساتھ محترمہ مبارکہ میڈسن صاحبہ بھی شامل ہوگئیں۔ فرشوں کی پالش کا کام ویسے بھی کافی محنت طلب تھا۔ مشن ہاؤس کے لئے چینی کے برتن کمروں کے لئے پردے اور ضروری فرنیچر کی خرید میں سسٹر ماریانہ مُلر نے مرکزی کردار ادا کیا۔ وہ دن انتہائی مصروفیت کے دن تھے۔ ہم میں سے ہر کوئی تھکن سے چُور ہو کر فرش پر ہی دراز ہو جاتا۔ کام کی نوعیت اور باہمی جدوجہد کے لحاظ سے بہت بابرکت دن تھے۔

حضور 20 جولائی 1967ء کو ہالینڈ سے بذریعہ ریل کوپن ہیگن تشریف لائے۔ حضورِ انور اور رفقا کے استقبال کے لئے برادرم مکرم کمال یوسف صاحب، برادرم مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب، مسز مبارکہ میڈسن صاحبہ بمعہ اپنے بیٹے بشیر احمد، کمال احمد کرو صاحب، صاحبزادہ میاں حنیف احمد صاحب، سسٹر ماریانہ مُلر اور خاکسار عبد الرؤف خان کوپن ہیگن ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ اس زمانے میں ہم میں سے کسی کے پاس بھی موٹر کار نہیں تھی۔ لہٰذا ہم نے حضورِ انور کے دورہ کے مدنظر ایک موٹر کار کرایہ پر لی تھی۔ اس موٹر کار میں حضورِ انور مشن ہاؤس تشریف لائے۔

21 جولائی 1967ء بوقت ڈیڑھ بجے دن جمعہ کی نماز اور بیت الذکر کے افتتاح کے لئے وقت مقرر تھا۔ افتتاح میں شرکت کے لئے بہت سے لوگوں کو دعوت دی گئی تھی۔ ٹی وی اور اخباری نمائندگان کی ایک بڑی تعداد شامل ہوئی۔ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے تہہ خانہ اور باغ میں لوگوں کی نشست کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورِ انور ٹھیک ڈیڑھ بجے بیت الذکر میں تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد بیت الذکر کے افتتاح کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضورِ انور نے اپنا افتتاحی ایڈریس پڑھا جس کا رواں ڈینش ترجمہ مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب نے کیا۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے فضل سے ہمیں یہاں بیت الذکر بنانے کی توفیق بخشی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور ہر اس شخص کے لئے کھلا ہے جو ایک اور صرف ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتا ہے۔ یہ گھر واحد و یگانہ خدا تعالیٰ کی پرستش کے لئے بنایا گیا ہے۔

حضورِ انور کے افتتاحی خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس تقریب میں اسلامی ممالک کے بعض سفیروں کے علاوہ دیگر تقریباً ہر ملک وملت کے لوگ شامل تھے۔ بیت الذکر میں جگہ پُر تھی۔ ایک کثیر تعداد میں لوگ باہر کھڑے تھے اور بہت ہجوم تھا۔ بیٹھنے کے لئے جو جگہیں تھیں سب کی سب پُر تھیں۔ اس زمانہ میں اتنا تعصب نہیں تھا اسے لئے بیشمار لوگ شوق سے اس تقریب میں شامل ہوئے۔ ٹی وی اور اخبارات نے وسیع پیانہ پر اس تقریب کا ذکر کیا۔ جہاں تک اندازہ ہے تقریباً 84 چھوٹے بڑے ڈینش اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ بعض نے تو خاصی تفصیل سے ذکر کیا۔

افتتاحی تقریر اور اجتماعی دعا کے بعد حضورِ انور اندرونِ خانہ تشریف لے گئے جہاں ڈرائنگ روم میں پریس کانفرنس کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ خاکسار نے مہمانوں کی دیکھ بھال و ریفریشمنٹ کروانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ اس کے بعد ہم نے کھانے کے انتظام کی طرف توجہ کی۔ حضورِ انور اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور بیگمات کے علاوہ دیگر افرادِ خاندان (صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور نواب زادہ میاں عباس احمد صاحب وغیرہ) بھی حضورِ انور کے ساتھ مشن ہاؤس میں مقیم تھے۔ کھانا بنانے اور پیش کرنے کی ذمہ داری میری تھی اور بطور معاون سسٹر ماریانہ مُلر صاحبہ، مسز مبارکہ میڈسن صاحبہ اور جمیلہ کوپ مان (جرمنی) موجود تھیں۔ ہم نے یہ ذمہ داری کیسے نبھائی یہ ایک طویل داستان ہے۔ مختصراً یہ کہ کھانا بنانے کے لئے مناسب جگہ نہیں تھی یعنی مشن ہاؤس میں ابھی باورچی خانہ موجود نہیں تھا اور نہ برتن دھونے کی جگہ اور نہ ہی کوئی الماری۔ غرض کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ تہ خانہ کے ایک اس حصہ میں جو کہ سٹور کے طور پر استعمال ہونا تھا عارضی طور پر ایک چولہا رکھا گیا۔ برتن دھونے کے لئے ایک بیسن ہیٹنگ روم میں بوائلر (Boiler) کے ساتھ لگایا گیا جہاں بمشکل ایک آدمی کھڑا ہوسکتا تھا۔ یہاں ہم لوگوں نے اور جتنے دن حضورِ انور کوپن ہیگن مقیم رہے (20 تا 26 جولائی 1967ء) کھانا بھی بنایا۔ برتن بھی صاف کئے۔ صبح کا ناشتہ بھی بنایا۔ میں نے ایک وقت میں بارہ بارہ سو برتن دھوئے۔

حضورِ انور نے اس دوران ایک مشنری کانفرنس میں حصہ لیا۔ ایک پادریوں کی کانفرنس میں شمولیت کی۔ اور پھر کوپن ہیگن کے لارڈ میئر نے حضورِ انور کے اعزاز میں ایک ریسیپشن ٹاؤن ہال کوپن ہیگن میں دی۔ ایک روز قبل از دوپہر حضورِ انور ہیلسِنگ یور بھی تشریف لے گئے۔ 24 جولائی کو ڈاکٹر قانتہ صاحبہ، مِس اِنگالیسے (Miss Ingalise) اور نثار خان صاحب نے بیعت کی۔

27 جولائی 1967ء کو حضورِ انور بذریعہ ہوائی جہاز کوپن ہیگن سے لندن کے لئے روانہ ہوئے اور ہم سب لوگ حضورِ انور کے ساتھ کوپن ہیگن کے ہوائی اڈہ پر گئے۔

حضورِ انور کی کوپن ہیگن تشریف آوری، افتتاحی تقریب اور دیگر مصروفیات کے دوران برادرم مکرم سید کمال یوسف صاحب مکمل طور پر حضورِ انور کی خدمت میں حاضر رہے۔ خاکسار مہمان نوازی کے علاوہ فوٹو گرافی کے اہم کام کی طرف متوجہ رہا۔

☆......☆......☆

مکرم شریف احمد بانی صاحب

دینی تعلیمات، حکایات شیریں اور احمدی کا کردار

سچائی، امانت، دیانت اور خدمت خلق میں احمدی کو مثال بننا چاہئے

ایک احمدی ہونے کے ناطے میں سوچتا ہوں کہ احمدی افراد کا معیار عام معاشرہ سے بلند ہونا چاہئے۔ اور میرا اپنا تجربہ یہی ہے کہ احمدیوں کا معیار اس معاشرہ میں بھی دوسروں سے الحمدللہ بہت اعلیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو توفیق دے کہ ہم اس بلند معیار کو حاصل کرنے والے ہوں جس کی توقع حضرت مسیح موعود اپنی جماعت سے رکھتے ہیں۔ میرا اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں کو مشورہ ہے کہ ''کشتی نوح'' کا مطالعہ بار بار کریں۔ خاص طور پر ''تعلیم'' والے حصہ کو روزانہ پڑھیں۔ اور اپنی زندگی اُس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

ہمیں لازم ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ فرض ہیں۔ ان کی پابندی لازمی ہے۔ لیکن یہ عبادات جو سبق ہمیں دیتی ہیں۔ ہمیں اُسے بھی دیکھنا ہے۔ نماز کو ہی دیکھیں۔ سب سے پہلا سبق جو ہمیں نماز سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ وقت کی پابندی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم کس وقت اس کی عبادت کریں۔ نماز کے مختلف اوقات مقرر کرنے کے لئے ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم سختی سے وقت کی پابندی کریں۔ اگر وقت کی پابندی نہ کریں گے تو نماز قضاء ہو جائے گی۔ نماز ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم اپنے دنیاوی کاموں میں بھی اسی طرح وقت کی پابندی کریں جس طرح نماز کے لئے کرتے ہیں۔ پھر دیکھیں کہ طہارت اور پاکیزگی کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اپنی عام روزمرہ کی زندگی میں بھی ہمیں پاک صاف رہنا ہے۔ ہم روزہ رکھتے ہیں۔ ہمارے بھوکا رہنے سے اللہ تعالیٰ کو کیا فرق پڑتا ہے۔ روزہ میں جب ہمیں بھوک کی شدت محسوس ہوتی ہے تو ہمیں غریبوں اور مسکینوں کی بھوک کا احساس ہونا چاہئے اور رمضان کے علاوہ بھی ہمیشہ اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ اپنی توفیق کے مطابق ہمیشہ بھوکوں کو کھانا کھلائیں۔

نماز ہمیں صفائی کا سبق بھی دیتی ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے ماحول کو دیکھیں تو ہم لوگ صفائی کے عمل کو دینی کاموں کا حصہ ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ صفائی تو نصف ایمان ہے۔ ہمیں اپنے گھروں کو صاف رکھنا ہے۔ اپنی گلی محلہ کو صاف رکھنا ہے۔ اور یہ نیکی کا کام ہے۔ اس کا بھی ہمیں ثواب ملے گا۔

لین دین کے معاملات ہیں ہم کاروبار کرتے ہیں، اس میں بنیادی اصول امانت اور دیانت ہے۔ وہی تاجر کامیاب ہوتا ہے جو سچا ہو۔ اگر ایک دفعہ اعتبار اٹھ جائے تو تجارت تباہ ہو جاتی ہے۔ آپ انگریز قوم کو دیکھ لیں۔ انگریزوں کو Nation of Shop Keepers یعنی دکانداروں کی قوم کہا جاتا تھا۔ لیکن تجارت میں اپنی امانت اور دیانت اور انصاف کے بل بوتے پر انگریزوں نے آدھی دنیا پر حکومت کی۔ اور یہ بات مشہور تھی کہ سلطنتِ برطانیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

حضرت رسولِ پاکؐ بھی بعثت سے پہلے تجارت کرتے تھے۔ اور آپؐ نے تجارت کے پیشے کو پسند فرمایا ہے۔ آپ نے امانت اور دیانت کی ایسی مثال قائم فرمائی کہ آپ کے دعویٰ نبوت سے بھی پہلے آپ کی قوم آپ کو امین کہتی تھی۔ آپ کے صحابہ کرام نے اپنی زندگیوں میں امانت۔ دیانت اور سچائی کے ایسے معیار قائم فرمائے جن کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امانت اور دیانت کے ایسے اعلیٰ معیار قائم کریں کہ جو سارے معاشرے کے لئے مثالی ہوں۔ جب کسی کو یہ علم ہو جائے کہ یہ احمدی ہے تو پھر اُسے مزید کسی قسم کی تحقیقات کی ضرورت نہ ہو۔ احمدی ہونا ہی اس بات کی ضمانت ہو کہ چونکہ یہ شخص احمدی ہے، لہٰذہ سچا انسان ہے، بڑے سے بڑا نقصان برداشت کر لے گا لیکن جھوٹ نہیں بولے گا۔ یہ لین دین کا کھرا ہوگا۔ اس نے رقم واپس کرنے کا جو وعدہ کیا ہے، وقتِ مقررہ پر ادائیگی کرے گا، جو مال یہ فروخت کر رہا ہے اس کی جو یہ کوالٹی بتا رہا ہے مال بالکل اسی معیار کا ہوگا۔ ہر احمدی کو ہر وقت یہ خیال رکھنا ہے کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی یا کوتاہی ہوئی تو اس سے سارے احمدی بدنام ہوں گے۔

میرا اپنا تعلق ایک تاجر برادری سے ہے۔ میرے والد میاں محمد صدیق صاحب بانی کا کلکتہ میں آٹو پارٹس کا کاروبار تھا۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ ہندوستان میں تقسیم ملک سے پہلے مذہبی تعصب بہت زیادہ تھا۔ کلکتہ میں آٹو پارٹس کی تمام دوکانیں ہندو اور سکھ حضرات کی تھیں۔ ہماری واحد دکان احمدیوں کی تھی۔ خریدار بھی زیادہ تر ہندو اور سکھ ہی تھے۔ اس کے باوجود ہماری دکان پر ہمیشہ خریداروں کا رش ہی لگا رہتا تھا۔ اور برابر کے ہندو، سکھ دکاندار خالی بیٹھے ہوتے تھے۔ جب وہ خریداروں سے کہتے کہ سودا ہماری دکان سے کیوں نہیں لیتے تو وہ جواب دیتے کہ سودا تو ہم ''میاں جی'' کی دکان سے ہی خریدیں گے۔ ان کا سودا ہمیشہ کھرا ہوتا ہے۔ والد صاحب کی کامیابی کی وجہ صرف امانت اور دیانت تھی۔

مجھے کراچی میں کاروبار کرتے ہوئے چالیس سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ 1974ء اور 1984ء کے پُرآشوب دور میں سے جماعت کے دیگر احباب کی طرح میں بھی گزرا ہوں۔ تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ کراچی سے لے کر پشاور تک تمام مارکیٹ والوں کو بخوبی علم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں۔ الحمدللہ میرے احمدی ہونے کی وجہ سے میرے کاروبار پر کوئی منفی اثر نہیں پڑا۔ میں نے خود کئی لوگوں سے یہ بات سنی ہے۔ کہ اگرچہ یہ لوگ مرزائی ہیں، لیکن جھوٹ نہیں بولتے۔ اور ان کے ہاں دو نمبر مال نہیں ملتا۔

میرے والد صاحب کا یہ دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کو ہمیشہ یہ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ ہمیشہ سچ بولو۔ کیسے ہی حالات ہوں سچائی کا دامن نہ چھوڑو۔ اور تمہاری تجارت کا بنیادی اصول امانت اور دیانت ہونا چاہئے۔ جب کسی سے کوئی وعدہ کرو تو اپنے وعدے کی مکمل پاسداری کرو۔ جس وقت کسی ادائیگی کا وعدہ کرو مقررہ وقت پر یا اُس سے پہلے ادائیگی کرو۔ رقم لینے والے کو تم سے پیسے لینے کے لئے چکر نہ لگانے پڑیں۔ انہوں نے خود ساری عمر اسی اصول پر عمل کیا۔ اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ انہیں اصولوں پر عمل کرنے کی تاکید کرتے رہے۔

وہ اپنی بات سمجھانے کے لئے مختلف حکایات مختلف اوقات میں سنایا کرتے تھے۔ تاکہ دیانت کے یہ سنہری اصول ہمارے ذہن نشین ہو جائیں۔

ایک مثال آج کے زمانہ بھی نظر آتی ہے۔ درویشان قادیان کو انجمن سے نہایت قلیل گزارہ ملتا تھا۔ جو بعض اوقات گزر بسر کے لئے بالکل ناکافی ہوتا تھا۔ ایک درویش نے گھر میں بھینس پال رکھی تھی۔ اور کچھ دودھ فروخت کر دیتے تھے۔ ایک دن ان کے ایک بیٹے نے غلطی سے دودھ میں پانی ملا دیا۔ لیکن غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے ابا کو بتا دیا۔ اُس دن جب خریدار دودھ لینے آئے تو اُس درویش نے اُنہیں بتایا کہ بچے نے کل غلطی سے پانی دودھ میں ملا دیا ہے اس لئے آج آپ لوگ دودھ لے جائیں میں اس کی کوئی قیمت نہیں لوں گا۔ اس طرح ہمارے درویش بزرگ نے شدید مالی مشکلات میں بھی امانت و دیانت کا بہترین نمونہ دکھایا۔

ایک دفعہ جناب والد صاحب نے یہ واقعہ سنایا۔ کہ پہلے زمانہ میں ایک شخص نے ایک کھیت خریدا جب ہل چلانے لگا تو اُس کا ہل زمین میں کسی سخت چیز سے ٹکرایا۔ جب دیکھا تو زمین میں گڑا ہوا ایک برتن تھا جو سونے کے زیورات سے بھرا ہوا تھا۔ وہ یہ برتن لے کر زمین کے پہلے مالک کے پاس گیا۔ اور برتن اُسے دیتے ہوئے کہا کہ میں نے تو صرف زمین خریدی تھی۔ یہ سونے سے بھرا برتن تمہارا ہے اس لئے تم اپنی امانت رکھ لو۔ اُس نے جواب دیا کہ جب میں نے زمین فروخت کر دی تو اب جو کچھ اُس میں ہے وہ تمہارا ہے میں یہ نہیں لے سکتا۔ آخر دونوں قاضی کے پاس گئے اس نے سارا ماجرا سن کر پوچھا تم لوگوں کے کتنے بچے ہیں۔ ایک کا بیٹا اور دوسرے کی بیٹی تھی۔ قاضی نے کہا کہ دونوں کی شادی کر دو اور یہ سونا اُن کو دے دو۔ یہ امانت اور دیانت کی کتنی عمدہ مثال ہے۔ جو ہمارے بزرگوں نے قائم فرمائی۔

کسی دوسرے موقع پر وعدہ پورا کرنے کے بارہ میں ایک واقعہ سنایا۔ ایک دفعہ ایک معزز شخص کسی سفر پر تھے۔ اور کسی ایسے علاقہ سے گزر رہے تھے جہاں ان کا جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ ناگہانی کچھ ایسا واقعہ ہوا۔ کہ ایک مقامی باشندہ اُن کے ہاتھوں نادانستہ مارا گیا۔ لوگ انہیں پکڑ کر قاضی کے پاس لے گئے۔ اور قاضی نے قتل کے بدلے انہیں قتل کرنے کا فیصلہ سنایا۔ انہوں نے قاضی سے درخواست کی کہ میں اپنے علاقہ میں ایک معزز اور امین شخص ہوں میرے علاقہ کے بے شمار لوگوں کی امانتیں میرے پاس رکھی ہیں۔ جن کا صرف مجھے علم ہے اگر میں مارا گیا تو ساری امانتیں ضائع ہو جائیں گی۔ اگر آپ مجھے دو دن کی مہلت دیں۔ تو میں جا کر لوگوں کی امانتیں واپس کر آؤں۔ پھر میں سزا کے لئے حاضر ہو جاؤں گا۔ قاضی نے کہا اگر ان حاضرین میں سے کوئی تمہاری ضمانت دیدے تو تمہیں مہلت دیدی جائے گی۔ اُس شخص نے مجمع پر نظر دوڑائی اور ایک بزرگ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ بزرگ میری ضمانت دیں گے اور اُس کے کہنے پر اس بزرگ نے ضمانت کی حامی بھر لی۔ جب مقررہ وقت گزر گیا اور وہ شخص واپس نہ لوٹا تو قاضی نے ضمانت دینے والے بزرگ کو بلایا اور اُس شخص کا اتا پتا دریافت کیا۔ تو اُس نے جواب دیا کہ وہ شخص تو میرے لئے بالکل اجنبی تھا۔ اور اس سے پہلے میں نے اُسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ قاضی نے کہا پھر آپ نے اُس کی ضمانت کیوں دی۔ جبکہ آپ اُسے جانتے بھی نہیں۔ اُس بزرگ نے جواب دیا کہ اُس اجنبی نے مجھ پر اعتماد کیا کہ میں اُس کا ضامن ہوں گا میں اُس کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔ قاضی نے کہا اب مجبوری ہے اُس کے نہ آنے کی صورت میں آپ کو قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ آپ نے ضمانت دی تھی چنانچہ سزا دینے کے لئے دستور کے مطابق مجمع اکٹھا ہو گیا۔ ابھی اُسے سزا دینے کے لئے تیاریاں ہو ہی رہی تھیں کہ دور سے گرد وغبار اُڑتا دکھائی دیا اور ایک گھڑسوار تیزی سے

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118867 میں حمزہ بلال

ولد عارف محمود قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 121 گوکھووال ضلع فیصل آباد ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800/- Pakistani Rupee ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حمزہ بلال گواہ شد نمبر 1۔ تنویر احمد ولد محمد اکرم گواہ شد نمبر 2۔ طلحہ ایاز محمود ولد فیاض محمود فیضی

مسل نمبر 118868 میں عدیل احمد

ولد بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 212 گوکھووال ضلع فیصل آباد ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500/- Pakistani Rupee ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عدیل احمد گواہ شد نمبر 1۔ مظفر احمد ولد منصور احمد گواہ شد نمبر 2۔ آصف احمد بابر ولد عبدالشکور

مسل نمبر 118869 میں صبوحی احمد

بنت محمد انور قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن MANDI BAHAUDDIN سعداللہ پور ضلع MANDI BAHAUDDIN ملک PAKISTAN بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/07/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1,000/- Pakistani Rupee ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صبوحی احمد گواہ شد نمبر 1۔ حاجی اللہ دتہ ولد غلام محمد گواہ شد نمبر 2۔ نصیر احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر 118870 میں صدیقہ متین

بنت ناصر احمد قوم...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/07/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صدیقہ متین گواہ شد نمبر 1 حاجی اللہ دتہ ولد غلام محمد گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد بصیر احمد

مسل نمبر 118871 میں اعزاز احمد

ولد وحید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/02/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اعزاز احمد گواہ شد نمبر 1 ولید احمد ولد وحید احمد گواہ شد نمبر 2 سعید احمد ولد عبدالمجید

مسل نمبر 118872 میں امتہ النور

بنت میاں افضل زاہد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/09/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ النور گواہ شد نمبر 1 میاں محمد افضل زاہد ولد میاں فضل کریم گواہ شد نمبر 2 راجہ نثار احمد ولد منشی نتھا خاں

مسل نمبر 118873 میں خلت محمود

بنت سید محمود احمد قوم سید پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08/11/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خلت محمود گواہ شد نمبر 1 سید محمود احمد ولد سید داؤد مظفر شاہ گواہ شد نمبر 2۔ سید خالد احمد ولد سید داؤد مظفر شاہ

مسل نمبر 118874 سدید احمد

ولد احمد خاں نسیم قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/10 دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/08/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سدید احمد گواہ شد نمبر 1۔ احمد خاں نسیم ولد رحمت علی گواہ شد نمبر 2۔ تنویر الدین صابر ولد لعل دین صدیقی

مسل نمبر 118875 اقراء بشیر

بنت بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر...... بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر 3 مکان نمبر 11/4 طاہر آباد غربی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09/11/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 1۔ زیور طلائی 1.5 گرام ......۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ اقراء بشیر گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود ولد خلیل احمد عابد گواہ شد نمبر 2 بشارت محمود ولد لطیف احمد

مسل نمبر 118876 میں رفیع احمد

ولد محمد نواز قوم گھمن پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/12 دارالرحمت غربی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01/11/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رفیع احمد گواہ شد نمبر 1 عدیل احمد بٹ ولد مقصود احمد بٹ گواہ شد نمبر 2 محمد نواز ولد چوہدری سلطان احمد

مسل نمبر 118877 میں ارم امینی

بنت ناصر امینی قوم رانا پیشہ طالب علم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9۔ وقف جدید دارالصدر شمالی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/08/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ارم ناصر گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر شہزادہ کلیم احمد ولد محمد اکرم گواہ شد نمبر 2 سعود احمد آصف ولد محمد اسحاق

مسل نمبر 118878 میں بارعہ ندرت

بنت شیخ غلام احمد جاوید قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/17 دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01/07/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بارعہ ندرت گواہ شد نمبر 1 شیخ غلام احمد جاوید ولد حمید احمد گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد ولد سید شوکت علی

مسل نمبر 118879 میں خولہ ماجد

بنت عبدالماجد قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/28 دارالیمن وسطی سلام ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03/11/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 300 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ خولہ ماجد گواہ شد نمبر 1 غازی محمد یعقوب ولد ڈاکٹر عبدالقادر گواہ شد نمبر 2 اسامہ یعقوب ولد غازی محمد یعقوب

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 فروری 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب

مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ابن مکرم چوہدری خان بہادر صاحب آف سیالکوٹ حال لندن مورخہ 16 مارچ 2015ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے پاکستان میں صدر جماعت سمبڑیال اور امیر ضلع سیالکوٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پنجاب اسمبلی کے رکن بھی رہے اور اس طرح ملک و قوم کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت نیک، دعا گو، صالح، دردمند دل رکھنے والے، بہت ملنسار، باوفا اور بزرگ انسان تھے۔ جماعتی وقار اور عزت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ کئی مرتبہ اسیر راہ مولیٰ رہے۔ آپ خلافت کے فدائی اور ہمیشہ اپنی اولاد کو بھی خلافت سے وابستہ رہنے کی تاکید کرنے والے مخلص انسان تھے۔ لندن آنے کے بعد جب تک صحت نے اجازت دی باقاعدگی سے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں حاضر ہو کر مختلف خدمات بجا لاتے رہے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم حبیب الرحمٰن صاحب

مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ابن مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب ربوہ حال امریکہ مورخہ 21 فروری 2015ء کو 66 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ آپ کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے تکمیل تعلیم کے بعد 1972ء سے 1985ء تک اسی ادارہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ 1985ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجازت سے مزید اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ چلے گئے جہاں آپ نے ہیلتھ فزکس کے شعبہ میں ڈاکٹریٹ کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ آپ بہت ذہین وفطین، علمی و ادبی استعدادوں اور اعلیٰ صلاحیتوں کی حامل شخصیت تھے۔ آپ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ مرحوم سلسلہ کے فدائی اور جاں نثار خادم، منکسر المزاج، دعا گو اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی اور اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ ہمیشہ خلفاء کے ارشادات پر خلوص دل سے عمل پیرا ہونے کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پہلی شادی سے ایک بیٹی اور دوسری اہلیہ سے دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ عزیزہ مسرت صاحبہ

مکرمہ عزیزہ مسرت صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ثناء اللہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ مورخہ 24 فروری 2015ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب مرحوم انچارج شعبہ زودنویسی کی بڑی بیٹی اور مکرم ماسٹر سعد اللہ خان صاحب مرحوم کی بہو تھیں۔ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں نیز MTA کے ساتھ بہت لگاؤ تھا۔ اس کے علاوہ کوئی اور TV چینل دیکھنا آپ کو پسند نہیں تھا۔ ہمیشہ بچوں کو بھی MTA دیکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ وفات سے قبل اپنا طلائی زیور جماعت کو پیش کر دیا تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ

مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ بنت مکرم منشی محمد صادق صاحب مرحوم (مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) مورخہ 3 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ بہت سادہ مزاج، ہنس مکھ، ہمدرد، بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب

مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب ابن حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی ٹی ربوہ مورخہ 23 فروری 2015ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 30 سال سے مسلم کمرشل بنک ربوہ میں ملازمت کر رہے تھے۔ آپ کو محلّہ دارالرحمت شرقی میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب جرمنی مورخہ 5 فروری 2015ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ تین ماہ قبل بیماری کی حالت میں ربوہ سے جرمنی آئے تھے۔ آپ بہت ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے تھے۔ مرحوم مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نیشنل آڈیٹر جماعت جرمنی کے چھوٹے بھائی تھے۔

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 5: دینی تعلیمات اور احمدی کا کردار

گھوڑا دوڑاتا ہوا مجمع کے قریب آ گیا اور قاضی نے دیکھا کہ یہ وہی شخص ہے جس کو سزا دینی تھی۔ اُس شخص نے آتے ہی معذرت کی کہ مجھے کچھ تاخیر ہوگئی۔ جس کی وجہ سے ضامن کو پریشانی ہوئی، دراصل امانتیں بہت زیادہ تھیں جن کے واپس کرنے میں وقت لگ گیا اب میں سزا کے لئے حاضر ہوں۔ اُس شخص کی امانت۔ دیانت اور سچائی سے مقتول کے ورثاء اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے قاضی سے کہا کہ اس جیسے سچے اور امین شخص کو ہم زندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہم اسے معاف کرتے ہیں کیا آج کے معاشرہ میں ہم سوچ بھی سکتے ہیں کہ اس طرح کے لوگ بھی ہوتے ہیں لیکن میرا یقین ہے کہ احمدی معاشرہ ایسی بے شمار مثالیں پیش کر سکتا ہے اور ہم سب کو ایسی سوچ ہی اپنانی چاہئے۔

خدمت خلق کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ روپیہ پیسہ کمانے کا مقصد صرف یہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہر حال میں خدمت کی جائے اور ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کے کام آیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو سامانِ تجارت دے کر کسی قافلہ کے ساتھ دوسرے ملک بھجوایا۔ بدقسمتی سے جس کشتی میں یہ لوگ سفر کر رہے تھے وہ طوفان کی زد میں آ کر ڈوب گئی۔ اور یہ لڑکا ایک تختہ کے سہارے تیرتا ہوا ایک غیر آباد جزیرہ میں جا پہنچا۔ رات جنگلی جانوروں سے بچنے کے لئے ایک درخت پر بسر کی۔ اُس نے دیکھا کہ ایک لومڑی جنگل میں پڑی تھی۔ جو چل نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ اس کی دونوں ٹانگیں زخمی تھیں۔ اتنے میں ایک شیر ہرن کے پیچھے دوڑتا ہوا آیا اور وہیں ہرن کو مار ڈالا۔ کچھ حصہ کھا کر شیر چلا گیا۔ اور وہ زخمی لومڑی گھسٹتی ہوئی مردہ ہرن تک پہنچی اور اپنا پیٹ بھرا۔ سوداگر کا لڑکا یہ نظارہ درخت کے اوپر بیٹھ کر دیکھتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو وہ درخت سے اُترا۔ دور سے آتی ہوئی ایک کشتی نظر آئی۔ اُس کو اشارہ سے بلایا اور کشتی پر بیٹھ کر واپس اپنے وطن پہنچا۔ گھر پہنچ کر اپنے باپ کو لومڑی کا قصہ سنایا۔ اور باپ سے کہنے لگا آپ نے بلاوجہ اتنے خطرناک سفر پر مجھے روانہ کیا میں بڑی مشکل سے جان بچا کر گھر لوٹا ہوں جو خُدا ایک اپاہج لومڑی کو اس کا رزق اس کے پاس پہنچا سکتا ہے کیا وہ مجھے گھر بیٹھے رزق نہیں دے سکتا۔ اب میں ہرگز کسی سفر پر نہیں جاؤں گا۔ میرا خدا میرا رزق مجھے گھر پر بھی دے سکتا ہے۔

اُس کے باپ نے کہا بے شک یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے بھی رزق دے سکتا ہے لیکن میرے بیٹے تم نے اس واقعہ سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ غلط ہے۔ میری خواہش تھی کہ تم شیر بن کر شکار کرو۔ اور اپاہج لومڑیاں تمہارے مارے ہوئے شکار پر گزارہ کریں۔ لیکن اگر تم نے شیر بننے کی بجائے اپنے لئے لومڑی کا کردار پسند کیا ہے تو میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔

اس واقعہ میں بھی ہمارے لئے یہی سبق ہے کہ ہم شیر بن کر شکار کریں۔ جتنا مرضی پیسہ اور دولت کمائیں لیکن اُسے مخلوقِ خدا کی خدمت پر صرف کریں۔ اور یہی انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

ایک معروف حکایت جنابِ والد صاحب ہمیں بار بار سنایا کرتے تھے، شاید بار بار سنانے کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے ذہنوں میں پختہ ہو جائے۔ ایک امیر شخص بہت زیادہ سخی تھا اور اس کا خزانہ غریبوں کی امداد کیلئے ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ اس کے مصاحب اُسے کہتے تھے کہ اگر آپ اس طرح بے دریغ خرچ کرتے رہیں گے تو آپ کی دولت ختم ہو جائیگی۔ روزانہ یہ باتیں سنتے سنتے اس امیر پر ان باتوں کا اثر ہو گیا۔ اس نے غریبوں کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے اس کے خزانہ سے سارا مال و دولت اٹھا کر باہر لے جا رہے ہیں۔ اور آن کی آن میں سارا خزانہ خالی ہو گیا۔ ایک کونے میں تھوڑا سا مال انہوں نے چھوڑ دیا، یہ امیر شخص خواب میں ہی بہت گھبرایا۔ اور فرشتوں کے سردار سے پوچھا۔ کہ تم لوگ کون ہو۔ اور میرے خزانے سے یہ مال کیوں لے کر جا رہے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ ہم فرشتے ہیں اور یہ سب مال و دولت دراصل تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت تھا۔ اب جبکہ تم غرباء کی خدمت کرنے سے تھک گئے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہ سارا مال تم سے واپس لے کر کسی اور نیک انسان کے سپرد کیا جائے۔ جو غرباء کی خدمت کے لئے تیار ہو۔ تمہارے حصہ کا مال ہم نے ایک کونے میں تمہارے لئے چھوڑ دیا ہے اُس امیر نے فرشتوں سے خواب میں ہی کہا آئندہ میں غریبوں کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو فرشتوں نے سارا مال واپس رکھ دیا۔ کہ اگر تم خدمت کرنے پر راضی ہو۔ تو ہمیں نیا بندہ ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے۔

اس حکایت میں بھی ہم سب کے لئے یہی سبق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی ہمیں عطا فرمایا ہے اُس میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا بھی حق ہے۔ جب تک ہم حقدار کو اُس کا حصہ دیتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں رزق دیتا رہے گا۔ اور ہمارے مال میں برکت ہوگی۔

میں نے اپنی زندگی میں ان نصائح اور حکایات سے بہت فائدہ اٹھایا اسی لئے میں نے اپنے اس مضمون کا عنوان حکایات شیریں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور سب پڑھنے والوں کو مقبول اعمال کی توفیق دے۔ اور ہم سب کو اُس معیار تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی توقع حضرت مسیح موعود ہر احمدی سے فرماتے ہیں۔ (آمین)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

3-اپریل2015ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس ملفوظات
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	وقف نو اجتماع یکم مارچ2015ء
7:10 am	سپینش سروس
8:00 am	پشتو مذاکرہ
8:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	انٹرویو میں استقبالیہ تقریب 16جولائی2012ء
12:45 pm	Let's Find Out: The Topic is "Easter"
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
4:50 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3-اپریل2015ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر

4-اپریل2015ء

1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3-اپریل2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:05 am	انٹرویو میں استقبالیہ تقریب
6:45 am	Let's Find Out
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3-اپریل2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3-اپریل2015ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
12/اپریل سے نئی کلاس کا آغاز
داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

بقیہ از صفحہ 7 نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرمہ شاہدہ مرید صاحبہ

مکرمہ شاہدہ مرید صاحبہ بنت مکرم مرید احمد صاحب مرحوم لاہور ربوہ مورخہ 11 مارچ 2015ء کو 34 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ چھوٹی عمر سے ہی جماعتی کاموں میں ذوق شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کافی حد تک قرآن کریم کے ترجمہ سے واقف ایک بااخلاق نیک خاتون تھیں۔ محلّہ کے واقفین نو بچوں کی تعلیمی کلاس کے ذریعہ نصاب کی تیاری کرواتیں اور بچوں کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کرتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔ اکثر دعوت الی اللہ کرتی رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

مکرم لیاقت احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی برائے دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ہم زلف مکرم عبدالرشید صاحب رشید موٹر ورکشاپ لندن جگر اور معدے کے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ شاہدہ مبارک صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میرے والد محترم مبشر احمد صاحب کرونڈی ضلع خیر پور حال دارالعلوم غربی صادق ربوہ مثانہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی جلد شفایابی اور اپریشن کی کامیابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بسم اللہ پراپرٹی ایڈوائزر
ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
داؤد احمد بھٹی 0336-6980889
ناصر آباد شرقی ربوہ 0324-7302078

ربوہ میں طلوع وغروب 31-مارچ

طلوع فجر	4:36
طلوع آفتاب	5:57
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:29

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

31مارچ2015ء

6:20 am	حضور انور کا کانگریس یو ایس اے سے خطاب
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:55 pm	سوال و جواب

مکان برائے فروخت
مین روڈ پر واقع دارالعلوم غربی حلقہ ثناء
رقبہ ایک کنال مکان نمبر 3/14 ڈبل سٹوری
رابطہ: 0336-7064942
0015877073301

وردہ فیبرکس (آئیں اور فائدہ اٹھائیں)
لان ہی لان۔ آپ کی سہولت کے لئے پہلی دفعہ آپکو 1P,2P,3P,4P لان ملے گی فیکٹری ریٹ پر
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

فیوچر ریس سکول
نرسری تا ہشتم داخلے جاری ہیں
کوالیفائیڈ ٹیچرز کی ضرورت ہے
برائے رابطہ: 0332-7057097, 0476-213194

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science | Engineering | Management
Medicine | Economics | Humanities
Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office:+4979405035030,Fax:+4979405035031,Mob:+4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype:erfolgteam,Web: www.erfolgteam.com